حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدر آباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-۱

طالب جوہری

نام کتاب	:	حدیثِ کربلا
مصنف	:	علامہ طالب جوہری
اشاعتِ چہارم	:	۲۰۱۱ء
کمپوزنگ	:	مزمل شاہ
ناشر	:	مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی
طباعت	:	سید غلام اکبر 0303265981
قیمت	:	۵۴۵/- روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱۔۶۳۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳۔۲۱۲۷۹۳۲

میں تھے۔ صاحب حدائق وردیہ نے لکھا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے انہیں قرآن کی تعلیم دی تھی اور ان کی تربیت بھی فرمائی تھی۔ ابن حجر عسقلانی نے اصابہ میں ا اور ابن اثیر نے اسد الغابہ میں ابن عقدہ کی کتاب الموالات کے حوالے سے تحریر کیا ہے کہ علی نے رحبہ کے مقام پر لوگوں کو قسم دلائی کہ جن لوگوں نے غدیر خم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان سنا ہے وہ اٹھ کر کھڑے ہو جائیں۔ اس پر دس سے زیادہ افراد کھڑے ہوئے جن میں ابوایوب انصاری۔ ابوعمرہ بن عمرو بن محصن، ابوزینب، سہل بن حنیف، خزیمہ بن ثابت، عبداللہ بن ثابت، حبشی بن جنادہ سلولی۔ عبید بن عازب، نعمان بن عجلان انصاری، ثابت بن ودیعہ انصاری، ابوفضالہ انصاری اور عبدالرحمن بن عبدرب انصاری اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور ان سب نے اٹھ کر کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ﴿ألا ان اللـه عـزّوجلّ وليّي و انـا ولـيّ الـمـومـنـيـن ألا فـمـن كنت مولاه فعلّي مولاه، اللهم والِ من والاه و عاد من عاداه وا حب من احبه و أبغض من ابغضه و أعن من اعانه۔ یہ کوفہ کے رہنے والے تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جو کوفہ میں امام حسین علیہ السلام کے لئے بیعت لے رہے تھے۔ یہ امام حسین علیہ السلام کے ساتھ مکہ سے کربلا آئے اور حملہ اولی میں شہید ہوئے۔ (۱)

عبدالرحمن کا غلام

طبری نے عبدالرحمن بن عبدرب کے غلام سے ایک روایات نقل کی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں اپنے آقا کے ساتھ تھا۔ جب لوگ جمع ہو کر حسین کی طرف بڑھنے لگے تو حسین نے ایک خیمہ لگانے کا حکم دیا۔ پھر حکم دیا کہ مشک ملا ہوا نورہ ایک برتن میں لایا جائے امام حسین علیہ السلام نورہ لگانے کے لئے خیمہ میں داخل ہوئے اور میرے آقا عبدالرحمن بن عبدرب اور بریر بن خضیر ہمدانی کندھا ملا کر خیمہ کے دروازے پر ایستادہ تھے اور دونوں باقیماندہ نورہ کے استعمال میں پہل کرنا چاہتے تھے۔ اس وقت بریر نے عبدالرحمن سے مزاح کرنا شروع کیا۔ عبدالرحمن نے بریر سے کہا کہ یہ مزاح کا وقت نہیں ہے۔ بریر نے جواب میں کہا کہ میری قوم جانتی ہے کہ میں جوانی اور بڑھاپے میں کبھی اہلِ مزاح نہیں رہا لیکن اب جو سعادت ہمیں نصیب ہونے والی ہے

۱۔ ذخیرۃ الدارین ص ۲۷۰، ابصار العین ص ۱۵۸

اس سے میں خوشی حاصل کر رہا ہوں۔ ہمارے اور حورعین کے درمیان میں صرف اتنا فاصلہ ہے کہ ہم ان کی تلواروں سے شہید ہو جائیں۔ عبدالرحمٰن کا غلام کہتا ہے کہ جب امام حسین علیہ السلام فارغ ہو گئے تو ہم خیمہ میں داخل ہوئے اور ہم نے نورہ استعمال کیا۔ پھر اصحاب حسین نے شدید جنگیں کیں۔ جب سب گزر گئے تو میں ان لوگوں کو چھوڑ کر بھاگ گیا۔

اگر چہ یہ واقعہ اس موقع کا نہیں تھا لیکن عبدالرحمٰن بن عبدرب غلام کے حوالہ سے نقل کیا گیا۔ یہ روایت حد درجہ مشکوک ہے اس لئے کہ

(۱) یہ غلام مجہول الاسم والحال ہے۔

(۲) اس نے واقعہ کا جو وقت بتلایا ہے وہ یہ ہے کہ جب فوجِ یزید امام حسین کی طرف بڑھ چکی تھی جب یہ واقعہ پیش آیا جو عقل اور مقتضائے جنگ کے خلاف ہے۔

(۳) نورہ لگانا عطر لگانا نہیں ہے بلکہ اس میں کچھ وقت لگتا ہے۔ غلام کے قول سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اصحاب ایک طویل مدت تک انتظار میں کھڑے رہے۔

(۴) جب اصحاب یکے بعد دیگرے گئے ہوں گے تو اس میں بھی وقت لگا ہوگا اور یہ وہ وقت ہے جب فوجیں حملہ کے لئے تیار کھڑی ہیں۔ یہ صورتحال غیر معقول اور غیر فطری ہے۔

(۵) غلام نے جمع متکلم کا صیغہ استعمال کیا ہے۔ یعنی وہ بھی اپنے آقا اور آقاؤں جیسے لوگوں کے ساتھ نورہ لگانے والوں میں تھا۔

(۶) نورہ لگانے کے لئے پانی ضروری ہے اور ہم یہ جانتے ہیں کہ ساتویں محرم سے پانی بند ہونے کے سبب انسان اور جانور پیاسے تھے۔ یہ اتنی بڑی اور متواتر حقیقت ہے کہ اس سے انکار ممکن نہیں ہے ایسی صورت میں نورہ کے لئے پانی کی فراہمی ناممکن تھی۔ یہ بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ تفحص کے باوجود طبری سے قبل اس روایت کا سراغ نہیں ملتا لہٰذا یہ خود طبری یا اس کے راویوں میں سے کسی کی وضع کردہ ہے۔

۲۶۔ عبدالرحمٰن بن مسعود

عبدالرحمٰن اور ان کے والد مسعود بن حجاج کوفہ کے مشہور بہادروں میں تھے۔ ابن سعد

ذخیرة الدارین فیما یتعلق
بمصائب الحسین علیه السلام و اصحابه
نویسنده:
السید عبد المجید الحسینی الحائری الشیرازی

أشراف أهل الكوفة من الهمدانيين.

[وقال المولى خليل القزوينى فى شرحه على الاصول «۴» والعلامة فى كتاب ايضاح الاشتباه:

هو خال أبى اسحق الهمدانى السبيعى (بضم السين المهملة وفتح الباء الموحدة) وسبيع بطن

---

(۱). تنقيح المقال، ۱: ۱۹۸؛ فى حرف جيم.

(۲). ابصار العين: ۱۹۳.

(۳). الكامل لابن اثير، ۴: ۶۵- ۶۶.

(۴). لم نعثر عليه فى ايضاح الاشتباه بل وجدناه فى كتاب تنقيح المقال، ۱: ۱۶۷؛ الّا ان لم يكن فيه من قوله وقال‌ملا خليل القزوينى، الى سبيع بطن من همدان.

ذخيرة الدارين، الشيرازى ،ص:۴۶۳

من همدان] «۱» له كتاب القضايا والأحكام يرويه عن على بن أبى طالب (ع) وعن الحسن بن على بن أبى طالب (ع)، وكتابه من الاصول المعتبرة عند الاصحاب.

وقال حميد بن أحمد فى كتاب الحدايق: انّه لما بلغه خبر الحسين بن على بن أبى طالب (ع) سار من الكوفة إلى مكة ليلحق بالحسين (ع)، فجاء معه إلى كربلاء حتّى استشهد بين يديه. «۲»

وقال السيد فى اللهوف: لما ضيق الحر على الحسين (ع) جمع أصحابه فقام خطيباً فيهم فحمد اللّه واثنى عليه فخظبهم بخطبته التى يقول فيها: «أمّا بعد فان الدنيا قد تغيرت وتنكرت وادبره معروفها». إلى آخر ما سيأتى فى المجلد الثانى.

فقام اليه مسلم بن عوسجة ونافع بن هلال فقالا ما مرّ فى ترجمتيهما فى محله.

ثم قام برير بن خضير فقال: يابن رسول اللّه (ص) لقد من اللّه بك علينا أن نقاتل بين يديك تقطع فيك أعضاؤنا ثم يكون جدك شفيعاً يوم القيمة «۳» بين ايدينا، لا افلح قوم ضيعوا إبن بنت نبيهم اف لهم غداً، ماذا يلاقون يوم ينادون بالويل والثبور فى نار جهنم؟.

وقال أبو مخنف: حدثنى عمرو بن مرة الجملى، عن أبى صالح الحنفى، عن غلام لعبد الرحمن بن عبد ربّه الانصارى، قال: كنت مع مولاى، فلما حضر الناس و أقبلوا إلى الحسين (ع) أمر الحسين (ع) بفسطاط فضرب، ثم أمر بمسك «۴» فميث فى جفنة عظيمة أو صحفة؛ قال: ثم دخل الحسين (ع) ذلك الفسطاط فتطلّى بالنّورة. قال: ومولاى وعبد الرحمن بن عبد ربه الانصارى وبرير بن خضير الهمدانى على باب الفسطاط تحتكّ منا كبهما، فازدحما أيهما يطّلى على أثر الحسين (ع)، فجعل برير يهازل عبد الرحمن ويضاحكه، فقال له عبد الرحمن: دعنا فواللّه ما هذه بساعة باطل فقال برير: واللّه لقد علم قومى أنىّ ما أحببت الباطل شاباً ولا كَهلًا، ولكن واللّه إنّى لمستبشر بما نحن لاقُون، واللّه إن بيننا وبين الحورالعين إلّا أن يميل هؤلاء علينا بأسيافهم، ولوددت انهم قد مالوا علينا باسيافهم الساعة. قال فلما فرغ الحسين (ع) دخلنا فأطلينا «۵»:

---

(۱). من المؤلف.

(۲). لم نعثر عليه فى الحدائق الورديه بل وجدناه فى ابصارالعين: ۱۲۱.

(۳). اللهوف: ۱۳۸.

(۴). لوقرء بمسك بالباء فلا مورد للبحث الآتى و لوقرء بالياء يعنى يمسك حينئذٍ يبحث عن البحث المستقبل‌وهوانه يحتمل ان يقرأ بالفتح، و هو الجلد فمعناه: أمر بجلد فيه نورة فميث ويحتمل ان يقرأ بالكسر و هو الطيب المعروف فمعناه: امر (ع) بنورة فميثت فيها بطيب.